

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 1

Time 06:25

خدمت خلق کا مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہے اولیاء اللہ کے وصال کے بعد ان کی یادان کی صحبت زیادہ ہوتی ہے ؟

مرنا جس کو ہم کہتے ہیں مرنا مراد ہماری ہے ہوتی ہے آدمی فنا ہو گیا مرنا مراد ہماری ہے ہوتی ہے آدمی فنا ہو گیا لیکن آپ یہ دیکھئے کہ آدمی فنا نہیں ہوتا اگر آدمی فنا ہو گیا تو ایصال ثواب کیا چیز ہے رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے بزرگوں کو ایصال ثواب کرو بڑی راتوں میں حضور پاکؐ قبرستان میں تشریف لیجا کر تہہ و پائے پڑھتے تھے لوگوں کو ایصال ثواب کرتے تھے تو جو چیز فنا ہو گئی مٹی ہو گئی اس کو ایصال ثواب کا کیا تعلق پھر رسول اللہؐ کا یہ ارشاد بھی تھا جب تم قبرستان جاؤ تو کہو السلام و علیکم یا اہل القبور... سلام مٹی ہو اے قبر میں رہنے والے لوگوں تم پر سلام مٹی ہو تو بھئی... جب فنا ہو گئی مٹی ہو گئی تو کیا سلام کس کو کر رہے ہیں سلام فنائیت کو کیا جاتا ہے یا بقاء ہے ہاں اتنے سارے آدمی ہیں جب ہی تو آپؐ کہیں گے السلام و علیکم اب وہاں وہاں ایک بھی بندہ نہ ہو آپؐ کہیں گے السلام و علیکم یا پھر آپؐ کو یہ پتا ہو یہ مراقبہ مال اس میں ہمیں کوئی بندہ نظر نہیں آ رہا اس میں جو کوئی پر دم پڑا ہوا ہے اس کے پیچھے لوگ پیپھر آپؐ کہیں گے السلام و علیکم تا کہ لوگ سن لیں تو حضور پاکؐ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ جب تم قبرستان جاؤ ہو اور کہتے ہو السلام و علیکم یا اہل القبور... وہ تمہارے سلاموں کا جواب بھی دیتے ہیں لیکن تم نہیں سنتے وہ اس لئے نہیں سنتے نہ تو تم کو سننے کی عادت ہے اور نہ جو آپؐ کا سننے کا جو طریقہ ہے نہ اس کو سیکھنے کی کوشش تو جب آدمی مر گیا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اولیاء اللہ جو یہ زندگی میں وہ ان پر دم میں زندہ ہے گوشت پوست کے پر دم میں زندہ ہے جسمانی مادی جسم کے پر دم میں زندہ ہے اور جب وہ یہاں سے منتقل ہو گیا تو اس نے مادی لباس اپنا اتار دیا پھینک دیا اور اب وہ خالصتاً اللہ کے ساتھ زندہ ہے تو یہی وجہ ہے کہ زندگی میں جتنا فیض کسی آدمی کو ملتا ہے تو مرنا کے بعد اتنا ہی فیض اس آدمی کو ملتا ہے بلکہ اس سے زیادہ ہے ملتا ہے اور اس کی مثال خواجہ غریب نواز یا داتا صاحب کی ہے تا ریحی واقعہ ہے خواجہ غریب نواز نے وہاں چلے کیا اور پھر وہاں فیض پہنچا تو ان بخش فیض عالم نور خدا بہت سارے پر کامل ملتا تو جب داتا صاحب سے خواجہ غریب نواز کو تو ہر آدمی کو فیض پہنچ سکتا ہے کیوں نہیں پہنچ سکتا اب ایک واقعہ

سنا کہ ہمارے ایک بزرگ حضرت چوہدری صاحب ہمارے حضور قلندر بابا اولیاء کے بھائی و داتا صاحب کے یہاں گئے صاحب نظر سے کشمو قبور انہیں حاصل تھا تو وہ کوئی کاروبار کرنا چاہتے تھے داتا صاحب سے انہوں نے اجازت لی کہ صاحب میں یہ کاروبار کرنا چاہتا ہوں انہوں نے کہا کرو ٹھیک ہے اللہ برکت دے گا انہوں نے اس بنیاد پر کہ صاحب داتا صاحب نے کہا دیا ادھر سے قرض ادھر سے قرض سب کچھ بیچ باج کے وہ کاروبار میں لگا دیئے وہ اتنا نقصان ہوا اتنا نقصان ہوا کہ ایک پیسہ بھی نہیں بچا بھئی انہوں نے کہا یہ تو بڑی عجیب بات ہے میں نے تو داتا صاحب سے پوچھ کے کاروبار کیا تھا یہ مجھے سنا یا تو اقبال صاحب ناراض ہو گئے داتا صاحب کے یہاں جانا چھوڑ دیا کہ لگے میرے تو سب مقروض بھی کر دیا سفر کیا ہونا تھا مجھے تو مقروض کر دیا تو نہیں گئے بہت دن نہیں گئے تو بڑے ہمارے حضرت صاحب تھے وہ ہمارے وہاں تشریف لے گئے تو داتا صاحب نے شکایت کے وہ اقبال ناراض ہو گیا اب یہاں نہیں آتا اور اس کو تم یہ سمجھاؤ کہ ہم نے اس سے یہ کہا تھا تو یہ کام کر لے اللہ تجھے برکت دے گا اور میں تیرے لئے دعا کروں گا تو میں نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اب اللہ نے نہیں مانی تو میں اللہ سے دور تو نہیں ہو سکتا میں نے وعدہ کیا تھا دعا کروں گا تو میں تو کوئی خدا ہوں نہیں تو اچھا میں یہ کام کر تجھے برکت ہو جائے گی یہ میں نے اس لئے کہا دیا کہ میرا تجربہ یہ تھا کہ میں اللہ سے جو بھی دعا کرتا ہوں اللہ قبول کر لیتا ہے تو اس تجربہ کی بنیاد سے یہ ہے کہ میں اللہ سے دعا مانگتا ہوں اللہ قبول کر لیتا ہے تو میں نے اس سے کہا اب میں کیا کروں اللہ نے قبول نہیں کیا تو تو اس میں کوئی مسالحت ہو اور بعد میں پھر وہی ہوا آگے کاروبار سے ہٹ کر فقیر بن گئے فقیر ممکن ہے اگر اس میں کامیاب ہو جا تو وہ دنیا میں اتنے پھٹ جا تو وہ رو حانیت کے لئے تو آتے ہی نہیں اللہ کی طرف تو دیکھئے اس میں اب اس میں داتا صاحب کا یہ واقعہ خواجہ غریب نواز کو فیض پہنچ گیا اب اقبال حمید صاحب کا یہ واقعہ کہ انہوں نے کہا کہ بھئی میں دعا کروں گا اور انہیں نقصان ہو گیا فائدہ نہیں تو یہ جب آدمی اس دنیا سے چلا جاتا ہے تو اس دنیا کی آلائشیں جسمانی آلائشیں خون، بلغم، تھوک، پیشاب، پخاں، یہ وہ کوئی بھی ہو اولیاء اللہ ہو بھئی یہ تو اس کے ساتھ لگے ہوئے جب تک وہ ہے تو اس سے آزاد ہو جاتا ہے اور اس سے آزاد ہو نہ کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ پاکیزگی اور لطیف ہو جاتا ہے اور جتنا زیادہ سے زیادہ لطافت اور پاکیزگی لطائف اس کے اندر آتی ہیں ظاہر ہے اسی مناسبت سے اللہ سے بھی اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے تو وہ اللہ سے تعلق قائم ہو نہ سے یہ مر نہ کے بعد یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے جسمانی کثافت کے آزاد ہو نہ سے زیادہ ہو جاتا ہے اختتام

خطبات

مزار سے لوگوں کو فیض کس طرح ملتا ہے ؟

قبر جو ہے قبر ایک سمپل ہے ایک علامت ہے کسی آدمی کی آخری مقام مثلاً ایک آدمی مر گیا اس کو وہاں لیجا کر دبا دیا وہ اس کا آخری مقام ہے وہ کوئی بھی ہے وہ اولیاء اللہ ہے وہ ایک بزرگ ہے وہ یا کوئی عام آدمی ہے وہ قبر اس کا آخری مقام ہے اس کو آخری گھر بھی کہتے ہیں بھئی آخری گھر قبر ہے قبر کا جہاں تک تعلق ہے قبر کی اپنی حیثیت آخری مقام کے علاوہ کچھ نہیں ہے دو سری بات یہ ہے کہ جب جسم قبر کے اندر چلا جاتا ہے تو شہداء اور انبیاء کے علاوہ ایسی کوئی خبر نہیں ملتی قرآن پاک کے علامت نہیں ملتی کہ جسم محفوظ رہے گا شہداء کے جسم اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے جسم اور مخصوص ان اولیاء اللہ کے جسم جو اللہ تعالیٰ کی نظامت کے کرامات ہیں ان کے علاوہ جسم محفوظ کے کسی کا نہیں رہتا مٹی میں مل کر مٹی بن جاتا ہے اب وہ مٹی بن کر تو فیض کیسے حاصل ہو گا سوال یہ ہے کہ ایک آدمی زندہ ہے زندہ آدمی سے فیض حاصل ہے وہی آدمی مر گیا چارپائی پر اس کی لاش پڑی ہے وہی کیا اس سے آپ کسی قسم کا فیض حاصل کر سکتے ہیں؟ نہیں بھئی تو اس کا مطلب ہے جسم سے فیض کا کوئی تعلق نہیں جو اس جسم میں روح سے اس سے فیض کا تعلق ہے بہت غور طلب بات ہے کہ ایک آدمی زندہ ہے چل پھر رہا ہے وہ آپ کو فائدہ بھی پہنچا رہا ہے، نقصان بھی پہنچا رہا ہے، آپ سے خوش بھی ہو رہا ہے وہ آپ سے ناراض بھی ہو رہا ہے وہی آدمی مر گیا اس کے ہاتھ پیر بھی ہیں ہاتھ ناک بھی ہے وہ چارپائی پر لیٹا ہوا ہے آنکھیں بند کر کے یعنی مرا ہوا ہے اس سے آپ کوک کوئی نقصان پہنچ سکتا ہے کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے نہیں پہنچ سکتا تو اس کا مطلب ہے جسم کی کوئی حیثیت نہیں ہے جسم قبر میں ہو مر نہ کہ بعد یا جسم زمین پر ہو مر نہ کہ بعد یا زمین پر چارپائی پر ہو اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا تو فیض حاصل ہوتا ہے روح سے تو روح مر نہ کہ بعد نہیں مرتا وہ روح کے اوپر کیوں کہ موت وارد نہیں ہوتی تو اس لئے جب ہم کسی اولیاء اللہ کے مزار پر جاتے ہیں اور وہاں جا کر اپنی استعداد بیان کرتے ہیں تو دراصل ان کی روح سنتی ہے اور روح جو ہے وہ ہماری مدد کرتی ہے کچھ لوگوں کو یہ خیال ہے کہ قبر پر جا کر مانگنا جو ہے وہ شرک ہے اس لئے شرک ہے کوئی کہتا ہے کہ بیٹا دو کوئی کہتا ہے کہ ہمارے کاروبار کر دو کوئی کہتا ہے جی فلاح نہ ہمارا کام کر دیا تو اگر کوئی بند قبر پر اس نیت سے جاتا ہے کہ نا اعوذ باللہ قبر میں اللہ میاں لیٹے ہوئے

ہیں تو پھر یہ شرک ہے لیکن اگر کوئی بندہ اس لئے جاتا ہے کہ قبر میں ایک
 بزرگ ہیں اور بزرگ کی روح ہے اور اس روح سے آپ کو سوال کرتے ہیں اور
 استعدا کرتے ہیں تو وہ روح اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتی ہے تو اس میں کو
 ئی ایسی بات سمجھ میں نہیں آئے جس کو آپ کہیں نا جائز ہے روح نہ اللہ
 سے را بط کیا جس طرح یہاں روح ہوتی ہے نہ آپ کا ایک باپ ہے اب آپ کا
 باپ مر جاتا ہے آپ کہتے ہیں ابا دعا کرو اور جب آپ کا وہی باپ مرجاتا ہے آپ
 اس سے یہ نہیں کہتے ابا دعا کرو ایسا کیوں اس کا مطلب ابا کے اندر جب تک
 روح موجود ہے ابا دعا کریں گے اور ابا کے اندر سے جب روح نکل گئی تو ابا دعا
 نہیں کریں گے پھر وہی بات ہوگئی کہ دعا کا تعلق روح سے جسم سے نہیں تو
 قبر میں جا نہ کہ بعد جسم سڑ سکتا ہے روح تو نہیں روح موجود ہے تو ہم روح
 سے را بط قائم کریں گے اور اللہ کے وہ دو ست ہوتے ہیں اللہ کے وہ بندے جو
 تہ ہیں ان سے دعا کرتے ہیں لیکن یہ سمجھ کے قبر پر جانا کہ وہ نا اعوذ
 باللہ خدا ہیں یہ تو شرک ہے اس طرح نہیں ہوتا اب جیسے داتا صاحب کے
 بارے میں خواجہ غریب نواز تشریف لے گئے وہاں چالیس دن انہوں نے چلے کیا
 اس کے بعد انہیں فیض حاصل ہوا کہ علم فیض عالم نور خدا ... اب خواجہ
 غریب نواز جیسے سلطان ہند نہ یہ بات کہی اور ثاببت ہوا کہ مزار سے فیض ہو
 تا ہے لیکن مزار میں وہ جسم جو ہے وہ ہادی اس سے فیض نہیں ہوتا ہے روح
 سے فیض ہوتا ہے تھوڑا سا پردے کی بات ہے اس میں یہ خامخاں اچھا اب
 کچھ ہاں یہ بھی بات سامنے آجائے کہ لوگ جا کے قبروں پر سجدے کرتے ہیں
 ہم نہ دیکھا ہے ہمارے خیال سے تو وہ صحیح نہیں ہے ہم اس کو کسی بھی طر
 یق سے جائز قرار نہیں دیں گے اس لئے کہ ہمارا پیرو مرشد زندہ ہوتا ہے ہم
 اس کی خدمت میں جاتے ہیں تو کوئی آدمی اسے سجدے نہیں کرتا تو مر نہ کہ
 بعد کیا خصوصیت اس میں ہو گئی کہ اس کو سجدے کیا جائے آدب و احترام
 سلام دعا قرآن پاک کا پڑھنا ایصال ثواب کرنا یہ سب اپنی جگہ صحیح ہے
 لیکن یہ لیکن اب سجدے میں بھی ایک بات اب میں گیا تھا سیون شریف میں گیا
 تو وہاں میں نے دیکھا باقاعدہ لوگ سجدے کر رہے ہیں چو کھٹ پر کوئی سر
 رکھ رہا ہے کوئی میری طبیعت بڑی خراب ہوئی تو یہ تو کھلا شرک ہے تو
 اس طبیعت خراب ہو نہ سے ذہن جو ہے وہ پراگندہ ہو گیا جب میں مراقبہ
 میں بیٹھا تو ایسی کیفیت مرتب ہوئی تو یہ استغفار کی سب کچھ کیا یعنی کو
 ئی کیفیت یعنی مراقبہ کھلا نہیں قلندر صاحب کی زیارت بھی ہوئی ملاقات
 بھی ہوئی اس سے سیدھی سیدھی بات ہے میں بتدیل ہو کہ کچھ دیر بیٹھا رہا
 پندرہ بیس منٹ اس کے بعد جب دل نہیں لگا اٹھ کھڑا ہو گیا تو غیر دانستان
 طور میں قلندر صاحب کا جو مزار تھا اس کے پیت یوں آکر کھڑا ہو گیا وہاں چا
 ندی کا بنا ہوا کھڑا بنا ہوا تھا میں وہاں آتھ رکھ کر کھڑا ہو گیا تو آتھ
 رکھنے سے میرے اندر ایک کرنٹ سا دوڑتا ہوا محسوس ہوا اسوسوسوسو... کر
 کہ پورے باڈی میں ایک خاص قسم کا ہلکا کر نٹ مجھے لگتا ہوا محسوس ہو

اس کر نٹ کی وجہ سے میرے اوپر ایک کیفیت طاری ہوئی اور جمود بھی ہو گئی جیسے آدمی کھڑے کھڑے سو جا تا ہے تو میں ایسے پکڑے ہوا کھڑا تھا تو میں نے دیکھا میں نے دیکھا اسی خواب میں کہ جیسے لال شہباز قلندر لیٹے ہوئے ہیں اور ان کے پیراس طرف ہیں تو غیر اختیاری طور پر خواب کی حالت میں میں نے ان کے پیروں کو چومایا جیسے ہی میں نے پیروں کو چوما تو کٹھرنے پر میرا منہ ایسا لگا جا کر تو میری چوٹ لگی دانتوں میں باقاعدہ میں ایسے ہوا تو میں نے یہ کہا کہ بھائی دیکھو اب جتنے بھی لوگ یہاں کھڑے ہیں وہ تو یہی سمجھیں گے کہ خواجہ صاحب نے مزار کو بوسہ کیا حالانکہ میں نے بوسہ دیا کچھ نہیں کیا میں نے تو خواب میں اس کٹھرنے کو چومے اور میری چوٹ محسوس ہوئی اور اس سے میری آنکھ کھل گئی میں نے وہاں غور کیا اور غور کر کے بعد جو آدمی وہاں جو کر رہا ہے ممکن ہے وہ قلندر صاحب کے پیر ہی چوم رہا ہوگا ہم اسے سمجھ رہے ہوں گی سجدہ کر رہا ہے تو میں کیا حق پہنچتا ہے کہ ہم یہ کہیں کہ جو کر رہا ہے شرک کر رہا ہے بھئی تم جس کام کے لئے جا رہے ہو وہاں جا ٹھہرنا کام کر کے آجاؤ ہر آدمی کو اپنی قبر میں سو نا ہے ہر آدمی کو اپنا حساب کتاب دینا ہے اگر کوئی آدمی لال شہباز قلندر کو الٹا سمجھ کر سجدہ کر رہا ہے تو وہ اللہ جانے وہ جا نہ لیکن ہے شرک لیکن اگر وہ کسی ایک مخصوص کیفیت میں کچھ کام کر رہا ہے تو کیوں کہ ہم محاسب نہیں ہیں اس لئے ہمیں کیا ضرورت ہے کسی کے معاملات میں داخل دینے کی اللہ تعالیٰ نے حضور پاک سے فرمایا... عربی آیت... ہم نے تمہیں داروگاہ بنا کر نہیں بھیجا ہم نے تمہیں پس اتنا ہے کہ تم پہنچا دو تو آپ کا بھی یہ کام ہے اگر کوئی آپ کی بات سننے آپ کو پہنچا دیں تاکہ ایک طرف نہ جائیں اپنا کیا ضرورت ہے آپ کو دو سروں کے معاملات میں الجھنے کی اپنا معاملہ تو سیدھا کرو خود تو ہم سب سے بڑے منافق ہیں اور دو سروں کی ہم تلاش کر رہے ہیں یہ شرک ہے یہ کفر ہے بھئی تم اپنی اصلاح کرو جب تم اپنی اصلاح کرو گے ہر آدمی اپنی اصلاح کرے گا تو یہ ثابت ہوا کہ بزرگوں کی قبر سے فیض حاصل ہوتا ہے اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 3

Time 00:57

۴ حضرت ابراہیم سے پہلے کیا کوئی دین تھا ؟

کیوں نہ ہیں تھا حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم الاسماء سیکھا یا اللہ نے آدم علیہ السلام کو علم الاسماء سیکھا یا اپنی نیا بت اور خلافت عطا کی اور فرشتوں سے سجدہ کر وایا تو تسلسل دین تو حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا جبکہ ابراہیم علیہ السلام نے تو پھر اس کی تشدید کی جیسے رسول اللہ نے تمام پیغمبروں کی تعلیمات کی تشدید کی اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں جو بیج میں گپ پڑا ان لوگوں نے اپنی مسلحتوں کے تحت دین میں خرابیاں پیدا کر دی اس کی تشدید کی اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acid 132

Track 5

Time 05:45

کیا کوئی طریقہ پرورش ایسا ہے کہ بچہ لا شعور کی دنیا سے کٹ نہ جاؤ؟
 ہاں ہر ممکن ہے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ جس ماحول میں وہ پرورش کرے
 یا رہے اس ماحول میں لوگ ایسے ہوں جو غیب سے واقف ہوں سب سے پہلے
 تو ماں باپ زیر بحث آتے ہیں ماں باپ اگر غیب سے متعارف ہیں ماں باپ کو فی
 الواقع غیب پر یقین ہے تو بچہ کو وہ غیب منتقل ہو جائے گا اب دیکھئے بچہ وہی
 زبان بولتا ہے جو ماں بولتی ہے باپ بولتا ہے کسی انگریز کے بچہ کو آپ نے اردو
 بولتے دیکھا ہے کسی اردو

Speking

کو آپ نے انگریزی بولتے ہوئے نہیں دیکھا ہو گا بعد میں وہ سیکھ لے گا الگ
 بات ہے تو اب اگر ماحول میں ماں باپ کے ماحول میں اللہ تعالیٰ سے قربت ہے
 غیب پر یقین ہے رسول اللہ سے عشق و محبت ہے تو یا ملا بچہ کو وہ چیزیں
 منتقل ہوتی ہیں لیکن ہمارے بچے اب بڑی بد نصیبی ہے یورپ میں بھی ہماری
 اولاد ایسی ہے ہماری اولاد ایسی ہے ہمارے بچے اب بڑا علم ہے اور اللہ تعالیٰ
 اپنا حفظ و ایمان رکھے بڑی زیادتی کی بات ہے کہ والدین اولاد سے وہ کچھ چاہتے
 ہیں جو خود کچھ نہیں کرتے مثلاً باپ نماز نہیں پڑھتا کہتا ہے بیٹے کو نماز
 پڑھاؤ باپ سنیم دیکھتا ہے بیٹا سنیم دیکھتا ہے جائے گا تو اسے ماں رتا ہے تو سنیم
 دیکھتا ہے کیوں گیا تھا تو اب جب والدین وہی کچھ کام جو کچھ کام خود کرتے
 ہیں تو جب اولاد کو مانا کر کے ہیں تو اولاد باگتی ہے عام ہے ہمارے بچے

مثال کے طور پر یہ کہ آپ دیکھیں گے کہ ماں باپ ایک دوسرے سے لڑ رہے ہیں بلا وجہ یعنی ساتھ بھی رہیں گے پر مجبور ہیں بھی رہیں گے اب اولاد دیکھ رہی ہے اماں ابا تو لڑ رہے ہیں وہ آپس میں بہن بھائی لڑتے ہیں جب بہن بھائی لڑتے ہیں تو والدین کو تکلیف ہوتی ہے کیا مصیبت ہے بھئی یہ تو ہر وقت بہن بھائی لڑتے رہتے ہیں اب وہ جناب شکوے شکایت کرتی ہیں سمجھا رہے ہیں مار پٹائی کرتے ہیں اور خود لڑنا نہیں چھوڑتے پھر اماں ابا جو ہیں وہ جناب آملو کاملوکے چکر میں پھر رہے ہیں کہ جی ہمارے اولاد تو آپس میں لڑتی رہتی ہے میں ان سے پوچھتا ہوں تم آپس میں میاں بیوی لڑتے ہو کہ لگے وہ تو گھر میں ہوتی ہے لڑائی بھئی جب گھر میں لڑائی ہوتی ہے تو بچے بھی لڑیں گے تو بات یہ ہے کہ اگر والدین خود گھر میں نہ لڑیں بھئی بیوی شوہر کا احترام کرے شوہر بیوی کا احترام کرے تو ظاہر ہے بچے بھی ایک دو سرے کا احترام کریں گے ایک بڑی مصیبت یہ ہوتی ہے کہ بچوں کا ذہن ہوتا ہے چھوٹا جب وہ دیکھتے ہیں کہ بھئی باپ بھی لڑ رہا ہے ماں بھی لڑ رہی ہے تو اب وہ یہ دیکھتے ہیں کہ اس میں کمزور کون ہے اب انہوں نے یہ دیکھا کہ صاحب باپ کم بولتا ہے ماں زیادہ بولتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے بچوں کی ساری دلچسپیاں باپ کے اوپر ہو جاتی ہیں وہ یہ دیکھتے ہیں باپ زیادہ بولتا ہے ماں کم بولتی ہے تو تو بچوں کی ساری دلچسپیاں ماں کے اوپر آجاتی ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کوئی بچہ باپ سے باغی ہو جاتا ہے کوئی بچہ ماں سے باغی ہو جاتا ہے تو میں نے تو یہاں تک بچوں کو کہتا ہوں سنا کوئی کہتا ہے کہ جی مجھے اپنے ابا سے نفرت ہے کوئی بچہ کہتا ہے مجھے میری اماں سے نفرت ہے بھئی کیوں نفرت ہے کہ لگے جی اماں لڑتی رہتی ہے ابا کچھ نہیں بولتا ابا لڑتے رہتے ہیں اماں کچھ نہیں بولتی تو یہ جو کچھ یہ ماحول ہے سکونی کا تو اس کی ایک بنیادی وجہ یہ ہمارے والدین ہی ہیں یہ بچے نہیں ہیں ہم بچوں کو قصور وار سمجھتے ہیں بھئی ہم زور سے نہیں بولیں گے ہمارے بچے خود ہی زور سے نہیں بولیں گے ہم میاں بیوی آپس میں پیار محبت سے رہیں گے ہمارے بچے آپس میں بہن بھائی بھی پیار محبت سے رہیں گے تو اگر آپ کا ماحول ایسا ہے کہ جس میں غیب کی دنیا سے متعارف ہیں ماں باپ تو بچے متعارف ہے شعوری طور پر بھی متعارف رہے گا عام طور سے آپ یہ دیکھتے ہیں یہی سوچا کرتا تھا ایک خاندان ہے جس کے پاس چار پیسے ہو جاتے ہیں وہ اچھا خاندان ہو جاتا ہے اور جس کے پاس چار پیسے نہیں ہوتے وہ چمار ہو جاتا ہے پھر تجربہ نہیں ہوتا یا کہ بھئی نہیں خاندان کا اثر ہوتا ہے تو میں نے غور کیا تو غور کر رہا ہوں کہ مجھے یہ پتا چلا کہ قرآن پاک میں سب کے سب ابراہیم کی اولاد ہیں اس کا مطلب یہ ہوا کہ چھیس پیغمبروں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرز فکر کو اپنا یا اسی صورت سے اگر ہمارے اندر پیغمبروں کی طرز فکر منتقل ہو جائے اور پیغمبروں کی تعلیمات پر ہم صحیح معنوں میں عمل کریں تو ہماری اولاد بھی پیغمبروں کی تعلیمات پر عمل کرے گی اور پیغمبروں کی طرز فکر ان

کہ اندر منتقل ہو جاؤ گی اور پیغمبروں کی طرز فکر کی یہ بات تو ہی ہے کہ انہیں غیب پر یقین ہو تا ہے غیب ان کے مشاہدہ میں ہو تا ہے اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 6

Time 02:47

حدیث " قلم لکھ کر خشک ہو گیا ہے " انسان نے اللہ کو کتنا اختیار دیا ہے ؟

یہ تو ایک حدیث ہے سیدنا حضور علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ... جب فر قلم ہما ہوا ... عربی آیت ... ایک تو یہ حضور قلندر بابا اولیاء نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کہی جو اللہ نے ارشاد فرمایا وہ انہوں نے بتا دیا جو حضور پاک نے فرمایا حضور پاک کے وارث ہیں حضور قلندر بابا اولیاء جو بھی کچھ انہوں نے فرمایا وہ تعلیمات سے باہر نہیں ہے ... عربی آیت ... قلم لکھ کر خشک ہو گیا یعنی جو کچھ ہو نہ والا ہے یا جو کچھ آئندہ ہو گا اللہ تعالیٰ نے اسے لوح محفوظ پر لکھ دیا ہے اور یہ ہم سب جانتے ہیں کہ لوح محفوظ پر تو کچھ بھی نہیں ہو تا اگر لوح محفوظ پر پتھر بھی نہیں ملتا اگر لوح محفوظ پر پتا نہ لے لے لکھا ہے تو پتا بھی نہیں ملتا لیکن بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک پروگرام کے تحت بات و بیانی آئی ہے انبیاء کے ذریعہ اچھا ئی اور برا ئی کا تصور منتقل کر دیا ہے اب قتل کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ایک مسلمان کا قتل ہو رہے مسلمان کا قتل ہے اب ایک آدمی قتل کر دیتا ہے جس کی مدد سے وہ اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ پر تو لکھا ہوا ہے کہ قتل ایک قتل بھی لکھا ہوا ہے موت بھی لکھی ہوئی ہے سب کچھ لکھی ہوئی ہے لیکن ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ بتا بھی دیا ہے کہ قتل نہیں کرنا تو ایک بندہ اگر قتل نہیں کرتا اللہ تعالیٰ ایسے اسباب فراہم کر دیتا ہے کہ قتل سے محفوظ رہے جا تا ہے تو یہ جو کچھ ہو نا ہو رہا ہے یا ہو گا وہ سب لوح محفوظ پر پہلے سے موجود ہے کیوں کہ لوح محفوظ پر پہلے سے موجود ہے اس لئے سب کا سب ماضی ہوا زمانیت ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے چونکہ بندہ کو اختیار دے دیا ہے اچھا ئی اور برا ئی کے استعمال کا اس لئے جب وہ کرے گا تو وہ بڑی ذمہ داری میں ہو سکتا اچھا ئی کرے گا اس کا اجر بھی ملے گا اختتام

خطبات

اللہ نہ انسان کو کتنا اختیار دیا ؟

جتنے بھی پیغمبر تشریف لائے صحیح تعداد تو کسی کو بھی معلوم نہیں لیکن جو بتایا جاتا ہے وہ یہ کہتے ہیں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہیں دنیا میں تشریف لائے اب تقریباً جب کہے دیا تو تو ایک لاکھ چوبیس بھی ہو سکتے ہیں اور ایک لاکھ 23 بھی ہو سکتے ہیں لیکن یہ بات مانی پڑے گی کہ ایک لاکھ تیس ہزار یا ایک لاکھ چوبیس ہزار اتنی بڑی تعداد کہ کسی بھی صورت میں اس کو نظر انداز نہیں کر سکتا وہ بھی پیغمبر انسان نہیں پیغمبر جو انسان کی جو اللہ تعالیٰ کے منتخب بندہ اللہ تعالیٰ کے دایت یا فتنے بندہ اللہ تعالیٰ سے علوم آراستہ بندہ ان ایک لاکھ چوبیس ہزار برگزیدہ بندوں اور پیغمبروں کی تعلیمات پر عمل اور غور کیا جائے تو مختصر یوں کہہ جاؤ گا کہ تمام پیغمبروں نے نوع انسانی میں اچھائی اور برائی کا تصور منتقل کیا کہ ایک اچھا نئی ہوئی اور ایک برائی ہوئی اور ساتھ ساتھ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ اچھا نئی کو پسند کرتے ہیں اور برائی کو اللہ تعالیٰ نا پسند فرماتے ہیں اچھا نئی کا اجر ملتا ہے اور برائی کا اللہ تعالیٰ سب کو محفوظ رکھے عذاب ملتا ہے نوع انسانی میں کوئی ایک انسان اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ اس بات کا علم نہیں کہ اچھا نئی کیا ہے اور برائی کیا ہے آدمی جانتا ہے کہ جھوٹ کسی کا حق ما رنا بری بات ہے، بر آدمی جانتا ہے کہ جھوٹ بتوں کو پو چھنا بری بات ہے، شرک کرنا بری بات ہے بات یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے اچھا نئی اور برائی کے بارے میں تصور منتقل کر دیا تو اس منتقلی کے بات یہ جواب نہیں دیتا کہ صاحب ہمارے پاس کو دایت ہے نہیں آئی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں میں نے زمین کے چپے چپے پر پیغمبر بھیجا تاکہ لوگوں کو دایت پہنچ جائے اب اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ اختیار بھی نہیں دیا کہ تو چاہے تو برائی کو اختیار کر لو چاہے تو اچھا نئی کو اختیار کر لو لیکن یہ دونوں چیزیں اللہ کی طرف سے اچھا نئی اور برائی دونوں اس لئے ہیں اگر شیطان نہ ہوتا تو کیسے انسان برائی ادراک ہی نہیں ہوتا کا قیام اختیار کرتا تو دونوں چیزیں اللہ تعالیٰ نے اس کا قیام پر کہ انسان اچھا نئی اور برائی اختیار کر نہ اچھا نئی اور برائی کر نہ کا اختیار عطا کر دیا جب کوئی انسان اپنا اختیار اچھا نئی میں استعمال کرتا ہے اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ وہ اچھا نئی شروع کر دیتا ہے اور جب کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی دایت کے برعکس برائی اختیار کرتا

تو اللہ تعالیٰ اسے مانا نہیں کر تے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہ ایک لا کھ چو بیس
زار پیغمبروں کے ذریعہ اچھا ئی اور برا ئی کا علم منتقل کر دیا اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 7

Time 05:39

سلسلہ عظیمیہ میں یا حیی یا قیوم پڑھنے کی کیا وجہ ہے ؟

اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی اسماء بیان میں سب میں صفا تیں ہیں اور اور اسم
کے ہیں صفت کو ہیں جب کہ ہیں اللہ تعالیٰ کے اسماء تو اس کا مطلب یہ
ہے کہ وہ تو اسماء اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ
کی صفت میں کچھ اسماء جلا لی ہوئے ہیں کچھ جمالی ہوئے ہیں یا الگ
ایک بحث ہے جلا لی کیا جمالی کیا یا حیی یا قیوم جو اسماء جمالی اسم اور
اس کا جو ترجمہ ہے وہ اسماء کے اے وہ ذات جو وسائل کے ساتھ زندہ رکھتی
ہے وہ زندہ رکھنے والی ذات جو وسائل کے ساتھ قائم رکھتی ہے اور زندہ
رکھتی ہے اب وسائل میں دنیا وی وسائل بھی ہیں اور وسائل میں اخراوی وسائل
بھی ہیں تو کوئی انسان جو اس دنیا میں آگیا ہے وسائل کا محتاج ہے مثلاً دنیا
وی اعتبار سے بھی اور جب تک اس کو وسائل فراہم نہیں ہونگے اس کو نہ وہ
روٹی کھا سکتا ہے نہ وہ کپڑا پہن سکتا ہے اسی صورت سے اخروی وسائل بھی
ہیں مطلب یہ کہ روحانیت سے واقفیت رو حانی صلاحیتیں اس کے اندر موجود
ہیں مطلب یہ کہ نماز روزہ حج زکوٰۃ کی طرف متوجہ ہوگی اس کو صحیح
عمل کرنا ہے سب وسائل ہیں تو اس کی آخرت کی زندگی سوار ہے ہیں تو یا
حیی یا قیوم اللہ تعالیٰ کے ایسے اسماء ہیں دو یا حیی یا قیوم الگ الگ نام ہیں
کہ ان کے ورد سے ایک طرف دنیا وی وسائل فراہم ہوئے ہیں اور دوسری طرف
ف انسان کے اندر ایسی روشنیوں کا ذخیرہ ہو جاتا ہے کہ وہ روشنیاں وسائل
بن کر اس کی روحانی صلاحیتوں کے تجدید کرتی ہے اور اس کو غیب کی دنیا
سے روشناس کرتی ہے اس لئے یا حیی یا قیوم سلسلہ عظیمیہ میں زیادہ پڑھا
یا جاتا ہے اور سلسلہ عالیہ عظیمیہ میں ہی نہیں دو سو سلسلہ روحانیت میں
رائج ہیں تقریباً دو سو سلسلہ ہر سلسلہ میں یا حیی یا قیوم کا ورد ضروری ہے
کوئی بھی سلسلہ ایسا نہیں جس میں یا حیی یا قیوم کا کسی نہ کسی طرح
ح ورد نہ بتایا جاتا ہو حضور قلندر بابا اولیاء ان اسماء کی جو صفات ہیں اور
ان اسماء کی جو روشنیاں ہیں اور ان اسماء کے جو انوار ہیں ان کو سامنے رکھ

کر سلسلہ عالیہ عظیمیہ کا یہ بنیادی سبق قرار دیا اسی طرح یہ سلسلہ
سوریدیہ کا بھی بنیادی سبق ہے یا حیی یا قیوم تو یا حیی یا قیوم کا ترجمہ ہے
وہ ذات زند رکھنے والی جو وسائل کے ساتھ ہمیں زند رکھتی ہے اور دین
دنیا کے وسائل کے ساتھ زند رکھتی ہے اختتام

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

Acd 132

Track 8

Time 13:20

حال کی کیفیت، زمان و مکان، زمین پر ایک وقت پر کتنے ابدال ہو تے ہیں
درود وظائف کے دو ران تو حال کیفیت و احوال میں ہوتے ہیں البتہ قولی کے دو ران
یا کوئی ایسا ساز ہو اس ساز سے اس کی جسم کی حرکت جو ہے قرار ہو
جائے اسی صورت میں حال دور وظائف میں حال آتے ہیں ہم تو دیکھا نہیں
کسی کومیرا خیال ہے جن صاحب نے سوال کیا ہے وہ درود وظائف کی محفل
نہیں بلکہ قوالی کی محفل وغیرہ جو ہوتے ہیں اس میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ
لوگوں کو حال آجائے ہیں اور وہ ملنے لگتے ہیں جھلنے لگتے ہیسر ما رنے لگتے
ہیں کھڑے ہو کر ناچنے لگتے تو یہ میں نے بھی دیکھا ہے کہ سلسلہ میں آنے
سے پہلے بھی اس کو دیکھتا رہا ہوں تو میرے ذہن میں یہ خماں خاں کی بات
آتی تھی کہ بوقوفی کی بات ہے آدمی ناچ رہا ہے لیکن ایک دفعہ ایسا اتفاق
ہو نا ظم آباد ایک نمبر میں وہاں ایک صاحب صبح کے وقت بجنو تو اس میں میں
باہر کھڑا ہو گیا اس کی آواز مجھے اچھی لگی تو پھر میں نے پردے پڑا ہوا تھا
درواز پر اس کو اٹھا کر دیکھا تو وہاں ایک صاحب بجا رہے تھے بیٹھے ہوئے
بالکل وہ بے خبر تھے آنکھیں ونکھیں بند تھیں اور یہ انداز وہ رہا تھا کہ با
لکل اپنے آپ سے بے خبر ہیں کہ اس ساز میں اتنی زیادہ کشش تھی کہ میں پر
دے دے کر اندر جا کر بیٹھ گیا اس سے یہ ہوا کہ میرے جسم کے اندر بہت ہلکا
سوسوسوسو... اور اس کے ساز کی جو آوا ہلکا کرنٹ دوڑتا ہوا محسوس ہوا
زہے وہ میرے دل پر اثر کر گئی دل پر ہلکا ہلکا جو ہے نہ پھوار جیسی پڑتی ہے
اس قسم کی صورت ہوئی تیسری کیفیت میری یہ ہوئی کہ میں نے خواجہ غر
یب نوار کی مجھے زیارت ہوئی میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ یہ چشتیہ نسبت
جو ہے

خطبات

ابدال کتنے ہو تے ہیں ؟

یہ سوال جو ہم یہ شعبہ تکمیل یا ایڈمیشن سے متعلق ہیں اللہ تعالیٰ کے دو نظام چل رہے ہیں ایک نظام تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں زمین پر اپنا نائب بنانا والا ہوں فرشتوں سے کہہ کر اسے سجدہ کرو اور شیطان نے اسے سجدہ نہیں کیا اور مجرم قرار اس نیابت اور خلافت کی بنیاد اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی کہ اللہ نے اس کو اپنی صفات کا علم سیکھا یا ایسا علم آدم کو سیکھا یا جو فرشتہ بھی نہیں جانتے اور فرشتوں نے یہ اقرار کر کے صاحب آپ نے ہمیں سیکھا دیا ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں یہ نیا بت ہے ایک چیز ایک چیز ہے پیغمبری اللہ تعالیٰ نے پیغمبر بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو شیطانی طرز فکر سے شیطانی کاموں سے بچنے کی ہدایت دے اور یہ بتائیں کہ یہ شیطانی نیت ہے اور دوسرا ستر ہے کہ وہ یہ بتائیں صراط مستقیم ہے اور اللہ کا نصف پیغمبر جو ہیں ان مبعوث ہوئے ہیں وہ انسان کو اچھا بنائے اور برائی کی تمیز علمی اعتبار سے اور اسی علمی اعتبار سے جب وہ اچھا بنائے اور برائی کی تلقین کر تے ہیں تو اس کو قرآن کتاب کے حوالہ سے یعنی قرآن زیر بحث آتا ہے کسی پیغمبر نے یہ نہیں کہا کہ میں نے اپنی طرف سے بتایا کہ بھئی اللہ تعالیٰ ایسا چاہتا ہے میں اللہ تعالیٰ نے ایسا کہا اللہ تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ کہا تو یہ ایک ہے اس کو کہتے ہیں بدورد ہدایت ہے ایک شعبہ ہے بدورد ہدایت کا دوسرا یعنی جس طرح ہیں ان جب تک کوئی صدر نہ ہو کمشنر نہ ہو کوئی نظام نہیں چلتا یہی صورت دراصل اللہ تعالیٰ کی کاہلی ہے عکس ہے جو اللہ تعالیٰ نے اوپر قائم کیا وہاں اس کو چلا نہ والے جو بیڈ ہیں بڑے یا کی پوسٹ پر کام کر نہ والے بیڈ جو ہیں ان کو ابدال کہا جاتا ہے اور ان کی تعداد ستر ہوتی ہے اور ستر میں اس کی تقسیم اس طرح ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ ہو تے ہیں کچھ حضرت الیاس علیہ السلام کے ساتھ ہو تے ہیں کچھ حضرت ادریس علیہ السلام کے ساتھ یہ پھر ایک کیوں ہو تے ہیں کیا ہو تے ہیں ہر حال ستر ہو تے ہیں اور یہ کی پوسٹ لیکن ان کی حیثیت یہ ہے کہ وہ اسی دنیا میں پیدا ہو تے ہیں اسی دنیا میں عمر گزارتے ہیں اور اسی دنیا میں ان کے اوپر موت بھی وارد ہوتی ہے جب موت وارد ہو نہ کی کچھ عرصہ کے تحت ان کی جگہ دوسرے لوگ آجاتے ہیں ان میں تبدیلی ہوتی رہتی ہے لیکن رتہ ستر ہی ہے یعنی ابد تک تو ہے یہ تو قانون ہے ستر ابدال رہیں گے اب یہ نہیں ہے ایک ہی ابدال جو آج پیدا ہو گیا وہ ابد تک رہے گا جب وہ پر دے کر لیتے ہیں کچھ عرصہ کے بعد ان کی جگہ دوسرا

بند آجا تا ان کی تعداد ستر رتی تو نظام بت بڑا آگ سے ابدال
کوچ ابدال کتب عالم مدار مدار تفیم مدار تعلیم آپ کا خدا
بھلا کر غوث صحابہ خدمت مخدوم شاہ ولایت یہ بت سار نام
ہیں ان کے ایڈمنسٹریشن یہ ستر وتہ ہیں جو کی پوسٹ پر وتہ
... ہیں اور وہ بدلتہ رتہ ہیں اختتام
